78210 ـ نشہ آور اشیاء کے تاجروں کی وکالت کر کے حاصل ہونے والے مال کا حکم

سوال

ہمارے پاس دو افراد ایسے ہیں جن کے قبضہ سے نشہ آور اشیاء اور حشیش برآمد ہوئی ہے، ایك وکیل نے ان کا دفاع کرتے ہوئے انہیں بری کروا کر رہا کر وا لیا ہے، حالانکہ ان کا جرم سورج کی طرح واضح تھا اور ان کے متعلق یہ الزام قطعی طور پر ثابت ہو چکا تھا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وکیل نے انہیں چھڑانے کے لیے جو رقم حاصل کی ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (9496) کے جواب میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کے متعلق فتوی بیان ہو چکا ہے، اور وہاں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ شر اور برائی کا دفاع اور برے لوگوں کی حمایت کرنا حرام ہے، اور یہ گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں تعاون شمار ہوتی ہے.

اور پھر اللہ تعالی نے تو ایسا تعاون حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اللہ سے ڈر جاؤ یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اس بنا پر شرپسند تاجر جو حرام کردہ نشہ آور اشیاء کی تجارت کر کے زمین میں فساد پھیلانے والوں کا مقدمہ لڑنے والے وکیل کو اپنے اس فعل پر اللہ تعالی کے سامنے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور جتنی جلدی ہو سکے اسے چاہیے کہ وہ ان شریر افراد کو وعظ و نصیحت کرے، نہ کہ وہ انہیں وہ سزا سے بچانے کی کوشش کرے.

اور اسے چاہیے کہ اگر وقت ہے تو وہ عدالت کے سامنے اس گنہگار درخواست سے رجوع کر لے، اور اگر ان کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے تو وہ ان کے ساتھ نہ چلے.

اور اس مقدمہ کی وکالت کرکے جو رقم اس نے حاصل کی ہے وہ حرام ہے؛ کیونکہ اس نے یہ ایك حرام کام سرانجام دے کر حاصل کی ہے، اس لیے اسے توبہ و استغفار کرنے کے ساتھ ساتھ ایسا فعل نہ کرنے کا عزم بھی کرنا چاہیے، اور جتنی جلدی ہو سکے وہ اس مال سے چھٹکارا حاصل کر لے اور اسے کسی نیکی وبھلائی کے کاموں میں

صرف کر دے.

اسے یہ جان لینا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" گناہ سے توبہ کرنے والا شخص بالکل اسی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو "

اور اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا کرنے سے اس کا حلال مال پاك ہو جائیگا؛ کیونکہ حرام مال کا اس کے پاس رہنا اس کی ملکیت میں حلال مال کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے، اور اس کے لیے یہ مال ان تاجروں کو واپس کرنا بھی جائز نہیں.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرمائے.

واللہ اعلم .